اداریہ

اردو کے جیّد محقق قاضی عبدالودود نے اپنی کتاب اردو میں ادبی تحقیق کے بارے میں میں لکھا ہے کہ:

کسی شخص کا قول ہے کہ ہر قوم کو اسی طور کی حکومت ملتی ہے جس کی [وہ] مستحق ہے۔
یہی بات تحقیق کے متعلق بھی کہی جاتی ہے۔ کسی ملک کے باشندوں کا معیارِ اخلاق پست ہو اور وہ کام سے جی چُراتے ہوں تو وہاں بالعموم تحقیق کا درجہ پست ہوگا۔ (ص ۳۶)

اس قول کی روشنی میں قاضی صاحب نے اردو کی ادبی تاریخوں کے متعلق لکھا کہ ''سخت بے احتیاطی سے لکھی گئی ہیں'' اور پھر انھوں نے پی ایچ ڈی کے دو تحقیقی مقالوں لکھنؤ کا دبستانِ شاعری اور دلی کا دبستانِ شاعری پر سخت تنقید کی (یہ مقالے اوّلاً ساغر (پٹنہ) کے ۱۹۶۴ء اور ۱۹۶۵ء نیز ہماری زبان (دہلی) کے ۱۹۵۹ء کے مختلف شماروں میں شائع ہوئے تھے اور بعدازاں کتاب میں شامل کیے گئے)۔ اگرچہ اس کے بعد اردو کی بہتر ادبی تاریخیں بھی لکھی گئیں (مثلاً جمیل جالبی صاحب کی مصنّفہ تاریخِ ادبِ اردو) اور متعدد دیگر عمدہ تحقیقی کام بھی ہوئے لیکن اب کچھ عرصے سے ایک عمومی تاثر یہ ہے کہ اردو تحقیق کا معیار گرتا جارہا ہے۔ یوں تو عمدہ تحقیقی کام بھی سامنے آتے رہتے ہیں لیکن یہ احساس بڑھ رہا ہے کہ تحقیق کا عمومی معیار مزید پست ہو رہا ہے۔ اس کی متعدد وجوہ ہیں اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ بقولِ اقبال:

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں

اور ان معتبر اہلِ تحقیق اور بزرگ اہلِ علم کی جگہ کم ہی پُر ہو پاتی ہے۔

البتہ ہماری جامعات میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کے نام پر شعبہ ہاے اردو میں تحقیق کی جو گرم بازاری دیکھنے میں آئی اس سے امید ہو چلی تھی کہ شاید کچھ بہتر تحقیقی کام سامنے آسکیں گے۔ لیکن:

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

جب محققین کا مقصد سند کا حصول اور اس کے توسط سے دنیاوی مناصب و ترقی تک پہنچنا ہو تو شاید ان سے معیارِ تحقیق کی امید بھی بے جا ہے۔

تاہم قاضی عبدالودود نے جو وجوہات (پست اخلاق اور کام سے جی چرانے کی عادت) بیان کی ہیں ہمیں ان پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے بعد بھی ہم میں وہ اعلیٰ صفات کیوں نہ پیدا ہو سکیں جو اقوام کو عالم میں سرفراز کرتی ہیں۔ ان صفات کی کمی بھی ہمارے پست تحقیقی معیار کی وجوہ میں یقیناً شامل ہے۔

لیکن امید کی جا سکتی ہے کہ ادارہ برائے اعلیٰ تعلیم (ایچ ای سی) جہاں دیگر علوم کی تحقیق کے معیار میں بہتری کے لیے کوشاں ہے اور معیار کی بلندی کے لیے متعدد اقدامات کر رہا ہے وہاں اردو تحقیق کو بھی ان اقدامات سے فیض حاصل ہوگا۔

الحمدللہ، اردو کی اشاعت میں تسلسل اور باقاعدگی آ چلی ہے اور یہ ہمارے مقالہ نگاران کے تعاون اور انجمن کے ناظمین و عاملین کی محنت کے بغیر ممکن نہ تھا۔ کوشش ہے کہ اردو میں مطبوعہ تحقیقی مقالات کا معیار مزید بلند ہو۔ اس ضمن میں ایچ ای سی کے مقرر کردہ معیارات کے مطابق رسالے میں شامل مقالات کو سخت تنقیحی و احتسابی عمل سے گزارا جاتا ہے۔ مقالہ نگاران سے بھی التماس ہے کہ حسبِ سابق اس ضمن میں تعاون فرمائیں۔

(ر۔پ)